



شادی شدہ عورت کا زنا کرنے سے نکاح ختم نہیں ہوتا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میرا سوال یہ ہے کہ ایک شادی شدہ عورت غیر مرد کے ساتھ ہمبستی کرے تو کیا وہ اپنے خاوند کے نکاح میں برقرار رہے گی یا نہیں؟

مستفتیہ: ایک سالکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصليا

واضح رہے کہ زنا کرنا بہت بڑا گناہ ہے، زانی کے بارے میں قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں بہت سخت وعیدیں آئی ہیں، چنانچہ سنن ابی داؤد میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ذکر کیا گیا ہے، جس کا مفہوم ہے کہ جو شخص بھی نکاح کے بعد زنا کرے اس کو اس وقت تک پتھر مارے جائیں جب تک اس کی جان نہ نکل جائے۔

لہذا ایسے شخص کو چاہئے کہ اپنے اس جرم عظیم پر ندامت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرے البتہ اگر شادی شدہ عورت یا مرد زنا کرے تو اس سے ان کے نکاح پر اثر نہیں پڑتا، البتہ زنا کرنا سخت گناہ ہے اور اگر شادی شدہ یہ جرم کرے تو اس سے مزید شدت بڑھ جاتی ہے، اگر گواہوں سے یہ جرم شادی شدہ ثابت ہو جائے تو اسلامی حکومت ایسے زانی مرد و عورت پر جرم کی حد نافذ کرے گی



کما فی احکام القرآن (393/3) مط: قدیمی کتب خانہ:

ومن الدلیل علی أن زناہا لا یوجب الفرقة أن اللہ تعالیٰ حکم فی القاذف لزوجتہ باللعان ثم بالتفریق بینہما، فلو کان وجود الزنا منہا یوجب الفرقة لوجب ایقاع الفرقة بقذفہ ایاہا لا اعترافہ بایوجب الفرقة.

وفی الجامع لاحکام القرآن (12، 11، 153) مط: رشیدیہ:

وإذا زنت زوجة الرجل لم یفسد النکاح، وأذا زنی الزوج لم یفسد نکاحہ مع زوجته.

وفی رد المحتار (142/4) مط: رشیدیہ:

قال فی البحر: لو تزوج بامرأة الغیر بما لبذلک ودخل بہا لا تجب العدة علیہا حتی لا یحرم علی الزوج وطؤها، وبہ یفتی، لأنه زنی والمزنی بہا لا تحرم علی زوجها.

وفی النہر الفائق (189/2) مط: امدادیہ:

ولذا لو زنا بامرأة رجل لم تحرم علیہ، وجازلہ وطؤها عقب الزنا.

وفی روح المعانی (18، 17، 291) مط: رشیدیہ:

وذهب قوم الی أن جرمة التزوج بالزانیة أو من الزانی ان لم تظهر توبتہ من الزنا باقیة الی الآن، وعندہم أنه ان زنی أحد الزوجین یفسد النکاح بینہما، وقال بعضهم: لا ینفسخ.

وفي البحر الرائق (188/3) مط: فاروقية:

بدليل الحديث أن رجلا أتى النبي ﷺ فقال: يا رسول الله إن امرأتى لا تدفع يدي لأمس فقال عليه السلام: طلقها فقال: إنني أحبها وهي جميلة فقال عليه السلام: استمتع بها.
وفي الهنديّة (516/1) مط: رشيدية:

إذا التعنّف فرّق الحاكم بينهما ولا تقع الفرقة حتى يقضى بالفرقة على الزوج فيفارقها بالطلاق فإن امتنع فرّق القاضى بينهما وقبل أن يفرّق الحاكم لا تقع الفرقة والزوجية قائمة يقع طلاق الزوج عليها.
وفي الجوهرة النيرة (237/2) مط: رحمانية:

قوله (فاذا التعنّف فرّق الحاكم بينهما) ولا تقع الفرقة، حتى يقضى بالفرقة على الزوج، فيفارقها بالطلاق، فإن امتنع من ذلك فرّق القاضى بينهما وقبل أن يفرّق الحاكم لا تقع الفرقة والزوجية قائمة يقع طلاق الزوج عليها.

وفي بدائع الصنائع (390/3) مط: رشيدية:

فإن أكذب الزوج نفسه فجلا الحد، أو كذبت المرأة نفسها بأن صدقته جاز النكاح بينهما ويجمعان.

وفي المبسوط للامام السرخسى (51/7,8) مط: رشيدية:

(قال) (ولو فرغ من اللعان فلم يفرّق بينهما حتى مات أحدهما توارثا) لأن الفرقة عندنا لا تقع الا بقضاء القاضى، فانما انتهى النكاح بينهما بالموت.

والله اعلم بالصواب

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح

بندہ محمد خزیمہ غفرلہ ولوالدینہ

فرحان فیروز

محمد

بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ

مرکز الافتاء والارشاد غرفۃ السائلین کراچی

بندہ محمد فرحان عفا اللہ عنہ

بندہ محمد یوسف عباس عفا اللہ عنہ

بندہ محمد نعیم عفا اللہ عنہ

۱۷/ صفر/ ۱۴۴۳ھ

۱۷/ صفر/ ۱۴۴۳ھ

۱۷/ صفر/ ۱۴۴۳ھ

۱۷/ صفر/ ۱۴۴۳ھ

25/ ستمبر/ 2021ء

25/ ستمبر/ 2021ء

25/ ستمبر/ 2021ء

25/ ستمبر/ 2021ء



حوالہ نمبر: ۱۱/۷۷
تاریخ: ۱۸/۲/۲۰۲۱ء